نے مصر کے ارباب علم وادب سے دوستانہ روابط پیدا کر لیے ہیں اور ان کی وجہ سے علماء مصر کے دلوں میں پھر دارالعلوم دیوبند کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔ موخر الذکر کے قلم سے ابھی حال میں مصر کے مشہور اخبار الفتح میں "النهضة العلمية في الهند" کے زیر عنوان دارالعلوم دیوبند پر ایک مفصل ومبسوط مضمون شائع ہوا ہے جس میں دارالعلوم کی دینی وعلمی اور تصنیفی خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ ان دونوں کا قیام مصر جامع ازہر اور دارالعلوم دیوبند کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں بہت کارگر اور مفید ثابت ہوگا۔

ادارۂ معارف اسلامیہ چھ سال ہوئے ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے اپنے رفقاء کی مدد سے ایک انجمن کی بنیاد ڈالی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ دو سال میں ایک مرتبہ تمام ہندوستان کے ارباب تحقیق علماء ایک جگہ جمع ہو کر علوم ومعارف اسلامیہ پر محققانہ مقالات پڑھیں اور مختلف اسلامی مسائل پر تبادلۂ خیالات کریں۔ اس غرض کی مناسبت سے ہی اس کا نام "ادارۂ معارف اسلامیہ" تجویز کیا گیا تھا۔ اب تک اس انجمن کے دو اجلاس لاہور میں منعقد ہو چکے ہیں اور ایک بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ اب یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ انجمن کا تیسرا اجلاس امسال شمس العلماء مولانا عبدالرحمن صاحب صدر شعبۂ عربی وفارسی دہلی یونیورسٹی کے زیر اہتمام دہلی میں منعقد ہوگا۔ دہلی ہمیشہ علوم اسلامیہ کا مرکز رہی ہے۔ اور اب بھی چشم تصور سے کام لیجیے تو یہاں کی خاک پاک کا ایک ایک ذرہ آئینۂ علم وفن نظر آئیگا۔ شاہ ولی اللہ محدثؒ اور ان کا پورا خاندان اسی سرزمین کی آغوش میں ..... ابدی سکون کے ساتھ سو رہا ہے حضرت نظام الدین اولیا، حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت حاجی باقی باللہ اور سینکڑوں مشائخ طریقت نے اسی جگہ تصوف وروحانیت کی شمع روشن کی، اور غالب، ذوق، خواجہ میر درد، مرزا مظہر جانجاناں، اور حضرت امیر خسرو ایسے طوطیان شیریں مقال نے اسی چمن میں داد زمزمہ پیرائی دی۔ اس بنا پر ادارۂ معارف اسلامیہ کے اجلاس کا یہاں منعقد ہونا نہایت مبارک اور خوش آئند ہے اور مولانا عبدالرحمن صاحب